مسز انجمن آرا صدیقی (کراچی)

پاکستان میں نفاذِ شریعت

جب سے پاکستان وجود میں آیا ہے۔ اس کی قدر کرنے والے مسلمان اسی کوشش میں رہے ہیں ۔ کہ پاکستان میں اسلامی شریعت نافذ ہو۔ اور یہاں کے ملکی قوانین شرعی بنیادوں پر استوار ہوں۔ حکومت اور عوام ، سب انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اسلامی احکامات کی پابندی کریں ۔ پاکستان کے مسلمانوں کی غالب اکثریت کی یہ خواہش اور دیرینہ مطالبہ اس ناقابل تردید حقیقت کی روشنی میں سوفیصد صحیح بھی ہے کہ یہ ملک صرف اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا۔ مگر افسوس صد افسوس کہ ہمارے یہاں دو چار طبقات ایسے بھی پروان چڑھے ہیں جو مسلمان ہونے کے دعویدار تو ہیں ۔ مگر اسلامی شریعت اور اسلامی اقدار و شعار کا نفاذ انھیں بالکل پسند نہیں ان کی طرف سے کبھی کہا جاتا ہے کہ "شرعی حدود نامنظور" تو کبھی "ایک شخص کی مرتب کی ہوئی شریعت منظور نہیں" تو کبھی "مخصوص برانڈ اسلامی شرع نامنظور"! غرض آئے دن نت نئے عنوانات قائم کر کے نفاذ شریعت کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں ۔ ایسی معاندانہ روش اور مخالفانہ طرز عمل سے دین سے ناواقف ذہن میں اس سوال کا ابھرنا فطری امر ہے۔ کہ شائد یہ مسئلہ امت محمدی کے درمیان متفق علیہ نہ ہو یا متنازع فیہ ہو۔ جبکہ در حقیقت شریعت سے بغاوت کرنے والے ایک چھوٹے سے گروہ کے علاوہ پوری امت واحدہ نفاذ شریعت پر متفق اور مصر ہے یہ مسئلہ تو آج سے چودہ سو سال پہلے سرور عالم صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کے دور ہی میں قطعی طور پر واضح احکام ہدایات ، دفعات ، اور عملی نمونے کے ساتھ طے پا چکا ہے۔ اسلئے نفاذ شریعت سے گریز کی جسارت بہت تعجب خیز اور افسوسناک ہے۔ یہ تو ان ـود کی روش نظر آتی ہے جنکی مذموم جسارتوں کا نتیجہ قرآن مجید میں پروردگار عالم نے بیان فرمایا-------- (سورہ البقرہ آیت 61) "آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ذلت وخواری اور پستی و بدحالی ان پر مسلط ہو گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے ۔ یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیات سے کفر کرنے لگے اور نبیوں کو ناحق قتل کرنے لگے ۔ اور نتیجہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور اس بات کا کہ وہ حدود شرع سے نکل نکل جاتے تھے"---------- قرآن کریم میں خداوند بزرگ و برتر نے ان تمام نعمتوں کا تفصیل سے تذکرہ کیا ہے ۔ جو وہ بنی اسرائیل پر وقتاً فوقتاً نازل فرماتے رہے ۔ پھر کفران نعمت پر اور شرعی حدود سے ان کی بار بار روگردانی پر غیظ و غضب کا اظہار فرمایا ۔ انہیں مستحق غضب قرار دینے کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے اللہ کی تعلیمات میں سے جس بات کو اپنے جذبات اور خواہشوں کے خلاف دیکھا اسکو ماننے سے انکار کر دیا یا یہ کہ ایسے کسی کام سے جانتے بوجھتے بھی کہ یہ خلاف احکام الہی ہے باز نہ آئے ۔ بلکہ پوری ڈھٹائی کے ساتھ انکی خلاف ورزی کی یا پھر احکام خداوندی کے مفہوم کو جان بوجھ کر اپنی خواہش کے مطابق بدل ڈالا اور اپنی ذلت اور رسوائی کا ساماں کیا ۔ اسکی تصدیق بائیبل میں یوں کی گئی ہے ۔ کہ حضرت سلیمان کے بعد بنی اسرائیل تسلسل کے ساتھ انحطاط اور پستی کی طرف مائل رہے۔ باوجودیکہ ان میں بکثرت انبیأ کرام کی بعثت ہوتی رہی ۔ مگر وہ خود اپنی اصلاح تو کیا کرتے انہوں نے الٹا مقدس بزرگوں کو تبلیغ دین اور سعیٔ اصلاح کی پاداش میں طرح طرح کی تکلیفیں اور اذیتیں دیں یہاں تک کہ بعض انبیأ علیہم السلام کو شہید بھی کر دیا۔

کیا اس وقت پاکستان کے دین بیزار گروہ کی روش کا وہی معاندانہ اور باغیانہ انداز نہیں ! جو بنی اسرائیل کا حدود شرع کے متعلق تھا اور جنکی وجہ سے وہ مبتلائے عذاب ہوئے جبکہ ہمارے لئے خود قرآن حکیم نے (سورۃ الحشر آیت 7 پارہ 28 میں) واشگاف الفاظ میں اعلان فرما دیا ہے۔ "اور رسول تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک